کی عمر دراز کرے اور اس کو دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے (آمین)"

(روزنامہ جنگ' کراچی۔ ۱۱ جنوری ۱۹۹۲ء)

اس کے برعکس جناب جوزف فرانسس اور اقلیتی محاذ برائے مساوی حقوق کے صدر پطرس غنی نے نعمت احمر کے قتل کی شدید مذمت کی۔ ان کے الفاظ میں "یہ بنیادی انسانی حقوق کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ حکومت نے اس قسم کے قانون بنائے ہیں کہ ملک میں اقلیتوں کو قطعاً تحفظ حاصل نہیں۔" (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۳ جنوری ۱۹۹۲ء) انہوں نے مطالبہ کیا کہ "نعمت احمر کے قاتلوں کے خلاف ملک کی خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور مقتول کے خاندان کو معاوضہ ادا کیا جائے۔"

جیمز صوبے خان کی علامتی ہڑتال

پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر جناب جیمز صوبے خان نے مسیحیوں کے مطالبات کی جدوجہد میں ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء کو پنجاب اسمبلی کے سامنے علامتی بھوک ہڑتال کی۔ ان کے خیال میں "اقلیتوں کے لیے جداگانہ طریق انتخاب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مسیحی اقلیت کے لیے تمام سرکاری محکموں' نیم سرکاری اداروں' مشاورتی کونسلوں' ملازمتوں' داخلوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں دس فیصد کوٹہ مخصوص کیا جائے۔" جناب جیمز صوبے خان نے مزید کہا کہ "مسیحی برادری حق تلفیوں کا شکار ہے۔ انسانی بنیادی حقوق سے محروم اور عدم تحفظ کے شدید احساس میں مبتلا ہے۔" (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

غیر مسلم طلبہ و طالبات کے لیے وظائف

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم مسیحی اور شیڈولڈ کاسٹس سے تعلق رکھنے والے طلبہ و طالبات کو سال ۹۲۔۱۹۹۱ء میں وظائف دینے کے لیے وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک لاکھ روپے کی رقم کی منظوری دی ہے۔ (روزنامہ پاکستان ٹائمز' اسلام آباد۔ ۷ جنوری ۱۹۹۲ء)